الرقم 1

التاريخ 16/9/2021

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام سوشل میڈیا پر اہلحدیث مکتبہ فکر میں ''حسینی و یزیدی'' تقسیم رونما ہو رہی ہے اس کے متعلق سلف صالحین اوراہل السنہ کا منہج وموقف کیا ہے؟ راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

قرآن مجید میں مسلمانوں کو جہاں اتفاق واتحاد کا درس دیا گیا ہے وہاں ہر قسم کی گروہ بندی سے روکا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

واعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔ اورتم سب مل کر اللہ کی رسی کو پکڑ لو، اور تفرقہ میں نہ پڑو۔[سورہ آل عمران، آیت 103]

چونکہ مسلک اہلحدیث کتاب وسنت کے حاملین کا مکتبہ فکر ہے۔جس کی طرف نسبت کرنے والا کبھی بھی غیر محتاط اور غیر ذمہ دار گفتگو نہیں کرتا اور نہ ہی کسی ایسی رائے کو اختیار کرتا ہے جس سے امت کو کسی فتنے یا فکری تنزل کا سامنا کرنا پڑے، اور اس مکتبہ فکر کے معتمد علیہ علماء کو سبکی اٹھانی پڑے۔اس لیے سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ''حسینی و یزیدی'' کی نئی تقسیم گروہ بندی کی مشابہ اور فرقہ بندی کو مہمیز دینے کے مترادف ہے۔ جسے اکابر علماء اہل حدیث درج ذیل دلائل کی بنیاد پر بدعت، خلاف منہج اور قابل مذمت قرار دیتے ہیں۔

❶-سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: كُنَّا مع النبيِّ ﷺ في غَزَاةٍ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ، رَجُلًا مِنَ الأنْصَارِ، فَقالَ الأنْصَارِيُّ: يا لَلأنْصَارِ، وَقالَ المُهَاجِرِيُّ: يا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: ما بَالُ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ؟ قالوا: يا رَسولَ اللهِ، كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ، رَجُلًا مِنَ الأنْصَارِ، فَقالَ: دَعُوهَا، فإنَّهَا مُنْتِنَةٌ ہم ایک غزوے (غزوہ مریسیع) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر ضرب لگائی، انصاری نے کہا: اے انصار! (آؤ، مدد کرو) اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! (آؤ، مدد کرو۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی چیخ و پکار ہے؟" انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری کی سرین پر مارا ہے، آپ نے فرمایا:" (جب یہ اتنا چھوٹا سا معاملہ ہے تو جاہلی دور کی سی) اس (چیخ و پکار) کو چھوڑو۔ یہ ایک کریہہ اور بدبودار بات ہے۔''(صحیح مسلم: 2584)

اس حدیث کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گروہ بندی اس وقت زیادہ تشویش ناک اور قابل مذمت بن جاتی ہے جب اس سے باہمی تعصب اور نفرت جنم لے رہی ہو۔اور کوئی نسبت لڑائی جھگڑے، باہمی نزاع اور نفرت کا باعث بن رہی ہو۔ بلکہ مہاجرین اور انصار کے لقب تو خود اللہ تعالی نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے پسند فرمائے، یہ ایک تاریخی حقیقت پر مبنی القاب تھے، ان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں مترشح ہوتی تھیں، لیکن یہی نام جب اختلاف، گروہ بندی اور جھگڑے کے لیے استعمال ہوئے تو اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز کو، جاہلیت کی چیخ و پکار اور اس آوازے کو بدبودار قرار دیا۔ بلکہ ایسی کیفیت میں بعض نسبتوں سے اجتناب کرنا پڑتا ہے جس سے ایمانی اقدار پر طعن

وتشنیع کا خطرہ ہو، اور مسلمانوں کا باہمی اتحاد، احترام اور محبت پارہ پارہ ہوتا نظر آئے۔

❷۔ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا! أرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِن أَمْرِ الجاهِلِيَّةِ، لا يَتْرُكُونَهُنَّ: الفَخْرُ فِي الأحْسابِ، والطَّعْنُ فِي الأنْسابِ، والاسْتِسْقاءُ بالنُّجُومِ، والنِّياحَةُ " میری امت میں جاہلیت کے کاموں میں سے چار باتیں (موجود) ہیں وہ ان کو ترک نہیں کریں گے، باپ دادا (کے کارناموں) پر فخر کرنا، اور (دوسروں کے) نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے ذریعے سے بارش مانگنا اور نوحہ کرنا۔ (صحیح مسلم: 934) اس حدیث کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ نے عصبیت اور تعصب کو امور جاہلیت قرار دیا اور مسلمانوں کو عصبیت اور تعصب سے بچنے کی تلقین فرمادی۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا! ذَهَبَ أَمْرُ الجاهليَّةِ، جاہلیت کے معاملات ختم ہو چکے ہیں، (صحیح أبي داود: 2274) اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ متوجہ رہو! جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں قدموں تلے روندی ہوئی ہیں، اور دور جاہلیت کے قتل بھی رائیگاں ہیں۔ (صحیح مسلم: 1218) بلکہ سیدنا جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَن قُتِلَ تَحْتَ رايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو عَصَبِيَّةً، أوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فقِتْلَةٌ جاهِلِيَّةٌ" "جو شخص اندھے (قومی، نسلی، لسانی) تعصب کے کسی جھنڈے کے نیچے لڑا، عصبیت کی پکار لگاتے ہوئے، یا عصبیت (والوں) کی حمایت کرتے ہوئے تو (یہ) جاہلیت کی موت ہوگی۔" (صحیح مسلم: 1850)

تو مذکورہ احادیث بڑی وضاحت سے اس بات پر غمازی کرتی ہیں کہ عصبیت اور تعصب پر مشتمل کوئی بھی زاویہ جاہلیت کے امور میں سے ہے جو ختم ہو چکی اور جس کو رسول اللہ اپنے پاؤں تلے روندہ چکے۔ اور عصبیت کی لڑائی اور پکار اور حمایت یا اسکے نتیجے میں موت کو جاہلیت کی موت کہا جائے گا۔ اس لیے امت اسلامیہ میں انتشار پیدا کرنے والی اور ایسے نتائج کی طرف لے جانے والی ہر قسم کی گروہ بندی ناجائز اور ناقابل قبول ہے۔

❸۔ ارشاد باری تعالی ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ" مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے آپ کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ [الحجرات:11]

اللہ تعالی نے اس آیت مبارکہ میں مومنوں کو کسی کا تمسخر اڑانے سے جہاں منع کیا ہے وہاں القاب دینے کو فسوق بھی قرار دیا ہے۔ اس لیے یہ تقسیم جہاں بعض مسلمانوں کے ساتھ تمسخر کرنے اور طعنہ دینے سے عبارت ہے وہاں دیگر مسلمانوں پر خود سے کوئی زبردستی لقب چسپاں کرنے اور مسلط کرنے کے بھی مترادف ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے لیے "يَا ابْنَ السَّوْدَاءِ" کے کلمات سے عار دلانے پر فرمایا: "إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ" تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں جاہلیت کی عادت موجود ہے۔ (صحیح مسلم: 1661)

سرتاج رسل ﷺ مسلمانوں کو ہراس رویے سے بچایا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کے باہمی اتحاد و یگانگت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہوں۔ اسی لیے اتحاد اور جماعت بندی کو اللہ کے رسول ﷺ نے رحمت قرار دیا اور افتراق کو عذاب قرار دیا جیسا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلجَماعَةُ رَحمَة وَالفُرقَةُ عَذاب اور جماعت بندی رحمت ہے اور افتراق عذاب ہے۔(الصحیحة:667)

❷۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ!أن معاوية بن أبي سفيان سأله: أنت على ملة علي؟ فقال رضي الله عنه: "ولا على ملة عثمان، أنا على ملة محمد ﷺ.(أَنَا عَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) ان سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ علوی ہیں؟ تو میں نے کہا: میں تو عثمانی بھی نہیں ہوں، میں تو محمدی ہوں۔ [شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة: 1/ 105،الإحكام في أصول الأحكام 6/ 174)الإبانة الكبرى: 1/ 355،سير أعلام النبلاء ط الرسالة 3/ 342]

اس اثر سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خلفائے راشدین کے نام پر بھی گروہ بندی کو پسند نہیں کیا۔ کیونکہ اگر بڑی بڑی شخصیات کے نام پر گروہ بندیاں شروع ہو جائیں تو امت منتشر ٹولیوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ چنانچہ خلیفہ اول سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے سوال کرنے والی عورت سے کہا تھا کہ "إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ "اگر میں نہ ملوں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ جانا۔ (صحيح البخاري:3659) اور خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے "لَوكَانَ بَعْدِيْ نَبِيّ لَكَانَ عُمَرُ"(الصحيحة:327) کہا اور خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق "أَلَا أَسْتَحِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ" (مسلم:6362) فرما دیا۔ اور خلیفہ رابع سیدنا علی رضی اللہ عنہ "لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ " (الصحيحة : 1720 وجامع الترمذي:3736 وسنن ابن ماجه:114) کہہ دیا۔ اگر ان ہستیوں کے ناموں پر صدیقی، فاروقی، عثمانی اور علوی گروہ بندیاں جائز نہیں تو حسینی اور یزیدی کی تقسیم بالاولی جائز نہیں۔

اسی لیے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے دور میں اسی طرح کی گروہی تقسیم کا ظہور ہوا جس پر وہ رقمطراز ہیں:وَكَذَلِكَ التَّفْرِيقُ بَيْنَ الْأُمَّةِ وَامْتِحَانُهَا بِمَا لَمْ يَأْمُرِ اللَّهُ بِهِ وَلَا رَسُولُهُ: مِثْلَ أَنْ يُقَالَ لِلرَّجُلِ: أَنْتَ شكيلي، أَوْ قرفندي، فَإِنَّ هَذِهِ أَسْمَاءٌ بَاطِلَةٌ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ وَلَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا سُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي الْآثَارِ الْمَعْرُوفَةِ عَنْ سَلَفِ الْأَئِمَّةِ لَا شكيلي وَلَا قرفندي. وَالْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ إذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ: لَا أَنَا شكيلي وَلَا قرفندي؛ بَلْ أَنَا مُسْلِمٌ مُتَّبِعٌ لِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ. وَقَدْ رُوِّينَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: أَنْتَ عَلَى مِلَّةِ عَلِيٍّ أَوْ مِلَّةِ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ: لَسْتُ عَلَى مِلَّةِ عَلِيٍّ وَلَا عَلَى مِلَّةِ عُثْمَانَ بَلْ أَنَا عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ كَانَ كُلٌّ مِنْ السَّلَفِ يَقُولُونَ: كُلُّ هَذِهِ الْأَهْوَاءِ فِي النَّارِ. وَيَقُولُ أَحَدُهُمْ: مَا أُبَالِي أَيُّ النِّعْمَتَيْنِ أَعْظَمُ؟ عَلَى أَنْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَوْ أَنْ جَنَّبَنِي هَذِهِ الْأَهْوَاءَ، وَاَللَّهُ تَعَالَى قَدْ سَمَّانَا فِي الْقُرْآنِ: الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ فَلَا نَعْدِلُ عَنْ

الْأَسْمَاءِ الَّتِي سَمَّانَا اللَّهُ بِهَا إلَى أَسْمَاءٍ أَحْدَثَهَا قَوْمٌ - وَسَمَّوْهَا هُمْ وَآبَاؤُهُمْ - مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ......
ثم قال: فَكَيْفَ يَجُوزُ مَعَ هَذَا لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَفْتَرِقَ وَتَخْتَلِفَ حَتَّى يُوَالِيَ الرَّجُلُ طَائِفَةً وَيُعَادِيَ طَائِفَةً أُخْرَى بِالظَّنِّ وَالْهَوَى؛ بِلَا بُرْهَانٍ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى. وَقَدْ بَرَّأَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ هَكَذَا. فَهَذَا فِعْلُ أَهْلِ الْبِدَعِ؛ كَالْخَوَارِجِ الَّذِينَ فَارَقُوا جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَاسْتَحَلُّوا دِمَاءَ مَنْ خَالَفَهُمْ. وَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَهُمْ مُعْتَصِمُونَ بِحَبْلِ اللَّهِ وَأَقَلُّ مَا فِي ذَلِكَ أَنْ يُفَضِّلَ الرَّجُلُ مَنْ يُوَافِقُهُ عَلَى هَوَاهُ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَتْقَى لِلَّهِ مِنْهُ." اسی طرح امت کو تقسیم در تقسیم کرتے ہوئے امت کو ایسی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہیے جس کا اللہ تعالی نے یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم نہیں دیا، مثلاً: کسی آدمی کے بارے میں کہا جائے: تم شکیلی ہو یا قرفندی ہو یہ نام باطل ہیں، اللہ تعالی نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ بلکہ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا سلف امت میں کہیں بھی شکیلی یا قرفندی کا تذکرہ نہیں ملتا۔ چنانچہ اس قسم کے سوالات پر مسلمان کی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ وہ کہے: میں نہ تو شکیلی ہو اور نہ ہی قرفندی ہوں، بلکہ میں تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند مسلمان ہوں۔ کیونکہ ہمیں بیان کیا گیا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک بار عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ علوی ہو یا عثمانی؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہ تو میں علوی ہوں اور نہ ہی عثمانی ہوں، بلکہ میں تو محمدی ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام سلف صالحین یہ کہا کرتے تھے کہ: یہ سب باتیں ہوس پرستی پر مبنی جہنم میں لے جانے والی باتیں ہیں، بلکہ سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی نے کہا: "مجھے اس بات میں کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس نعمت کو بڑا کہوں؟ کہ اللہ تعالی نے مجھے اسلام کی نعمت نوازی یا مجھے ان ہوس پرست باتوں سے بچا لیا ہے۔" دوسری جانب اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ہمارا نام تو مسلمان، مومن اور عباد اللہ رکھا ہے، لہذا ہم اللہ تعالی کے رکھے ہوئے ناموں میں سے لوگوں کے بلا دلیل پیدا کردہ کسی اور نام کی جانب جھکاؤ نہیں رکھیں گے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے ان کی کوئی سند نازل نہیں فرمائی"۔۔۔۔۔اس کے بعد مزید لکھتے ہیں:" اس سب کے باوجود امت محمدیہ کے لیے یہ کیسے روا ہو سکتا ہے کہ گروہوں میں تقسیم ہو جائے اور اختلافات میں پڑ جائے پھر معاملہ یہاں تک پہنچ جائے کہ صرف ہوس پرستی، ظن اور منزل من اللہ دلیل کے بغیر کوئی اپنے من چاہے گروہ سے تعلق بنائے اور دوسروں سے دشمنی رکھے، حالانکہ اللہ تعالی نے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی تمام سرگرمیوں سے منزہ قرار دیا ہے۔ یہ تو ملت اسلامیہ کو چھوڑنے والے اور اپنے مخالفین کے خون کے پیاسوں یعنی خارجیوں جیسے بدعتی لوگوں کا شیوہ ہے۔ جبکہ اہل سنت والجماعت تو حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں۔ اور اس روش کی ادنی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے ہم نظریہ افراد کو دوسروں سے افضل سمجھے اگرچہ وہ اس سے بڑھ کر متقی کیوں نہ ہوں۔" (مجموع الفتاوی (3/415-420) مختصرا)

۵- سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ!" حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں اللہ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے، [جامع ترمذی: 3775 وصحیح الجامع: 3146] یہ حدیث بڑے واشگاف الفاظ میں ایک مسلمان کو جہاں یہ پیغام دیتی ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جو اس ہستی کو اپنا محبوب بنائے گا اللہ اسے اپنا محبوب بنائے گا۔ وہاں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے محبت والفت کی ترغیب بھی دیتی ہے۔ اس لیے ایک مسلمان

کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ان سے دل وجان سے محبت کرے، کیونکہ وہ نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے نوجوانوں کے سردار، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوشبودار پھول اور مظلوم شہید ہیں۔

بعض کرم فرماؤں نے اس حدیث سے سطحی اور غیر علمی استدلال کرتے ہوئے من پسند حسینی نسبت کو جہاں اپنے لیے کشید کیا وہاں حدیث کی تحریف معنوی کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حسینی قرار دیا ہے۔ جبکہ نہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اس طرح کا کوئی گروہ بنایا اور نہ ہی صحابہ کرام، تابعین عظام، محدثین اور سلف صالحین میں سے کسی نے اپنے آپ کو حسینی کہلایا، بلکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک محبت کا انداز ہے جو انداز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اختیار کیا اور فرمایا: "عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ" علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں (ابن ماجه:119) جو انداز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا جلیبیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اختیار کیا اور فرمایا: "هَذَا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ" جلیبیب رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں جلیبیب رضی اللہ عنہ سے ہوں (صحيح مسلم:2472) اور یہ انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشعری قبیلے کے بارے میں بھی فرمایا: "فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ" وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں (صحيح البخاري:2486) اور یہ انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظالم حکمرانوں کی مدد نہ کرنے والے اور ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق نہ کرنے والے کے متعلق فرمایا: "فَهُوَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ" میں اس سے ہوں اور وہ مجھ سے ہے۔ (جامع الترمذي:2259)

کیا ان احادیث مبارکہ کی بنیاد پر کسی نے بھی جلیبیبی اور اشعری نسبت کو قائم کیا اور گروہ بندی کی۔ اس لیے یہ بات بخوبی جان لینی چاہیے کہ یہ حسینی اور یزیدی کی تقسیم اور گروہ بندی ان متاخرین روافض کی ایجاد ہے جو قرآن مجید میں تحریف کے قائل اور عقیدہ رسالت کو ثانوی حیثیت دینے والے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو سب وشتم کرنے والے اور امہات المؤمنین اور دیگر صحابہ کرام کے تکفیر کرنے والے ہیں۔ اس لیے ایک مسلمان کو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کا اظہار کرنے کا یہ طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہیے کہ ان کے نام پر ایک گروہ بنایا جائے اور اس کی طرف نسبت کی جائے۔

بلکہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں خوشخبری دی تھی کہ "اِن ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ" میرا یہ بیٹا سردار ہے، اور اللہ تعالی سے امید ہے کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروائے گا۔ (صحیح بخاری:7109) جس کی روشنی میں امت اسلامیہ ان کے صلح پسندانہ کردار کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی عظمت اور سرداری کو مانتے اور الاپتے ہیں اور ان کے نام پر (حَسَنِيْ) گروہ قائم کرنے اور اس کی طرف نسبت کرنے کو محبت کا پیمانہ قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں اور ان کے عقیدہ ومنہج، استقامت اور للّٰہیت اور اعلی اخلاق کو اختیار کرتے ہیں۔ اور ان کے نام پر (حُسَيْنِي) گروہ قائم کرنے اور اس کی طرف نسبت کرنے کو محبت کا معیار قرار نہیں دیتے۔

اور اس ضمن میں تین باتیں واضح رہنی چاہیے کہ (1) صرف "حسینی" نسبت اختیار نہ کرنے پر دیگر مسلمانوں کو "یزیدی" ہونے کا طعنہ دینا اسی طرح شرعا واخلاقاً جائز نہیں۔ جس طرح جو اپنے آپ کو صدیقی نہ کہے وہ جھوٹی نبوت کا داعی اور مانع زکوۃ اور مرتد ہے اور جو اپنے آپ کو فاروقی نہ کہے تو اسے مجوسی اور فیروزی ہونے کا طعنہ اور جو اپنے آپ کو عثمانی نہ کہے اسے خارجی اور بلوائی ہونے کا طعنہ اور جو اپنے آپ کو علوی نہ کہلوائے

اسے خارجی اور اموی کا طعنہ دینا، اور جو حسنی نسبت اختیار نہ کرے اسے حربی اور فسادی کہنا شرعاً و اخلاقاً جائز نہیں۔

(❷) بعض لوگ ان کی شہادت کو بنیاد بنا کر گروہ بندی جائز قرار دیتے ہیں کیا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کوئی معمولی تھی۔ اور کیا کسی صحابی نے حمزاوی، فاروقی، عثمانی اور علوی گروہ بندیاں قائم کی۔ جس طرح یہ گروہ بندیاں سلف نے پسند نہیں کی اس طرح یہ حسینی اور یزیدی کی تقسیم بھی غیر پسندیدہ ہے۔

(❸) بعض لوگوں کا یہ تصور کہ "حسینی" نسبت اپنانے سے روافض کو قریب کر کے دین کی زیادہ مؤثر طریقے سے دعوت دی جاسکتی ہے، یہ طرز فکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے بالکل منافی ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاری کو قریب کرنے کے لیے خود کو ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے موسوی یا عیسوی نہیں کہلوایا، حالانکہ سیدنا موسی علیہ السلام اور سیدنا عیسی علیہ السلام جلیل القدر پیغمبر ہیں اور تمام مسلمان ان سے محبت کرتے ہیں بلکہ! یہودیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: فأنا أَحَقُّ بمُوسَى مِنكُمْ، میں سیدنا موسی علیہ السلام کے ساتھ محبت میں تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری 2004)، اور فرمایا: نَحْنُ أَوْلَى بمُوسَى مِنكُمْ، (صحیح مسلم 1130) ہمارا تعلق سیدنا موسی علیہ السلام کے ساتھ تم سے بڑھ کر ہے۔ تو ہمیں روافض کو یہ پیغام دینا چاہیے (نَحْنُ أَوْلَى بِالحُسَيْنِ مِنكُمْ) ہم تم سے زیادہ سیدنا حسین کے قریب ہیں، اور تم سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اور ان کے منہج کو اختیار کرتے ہوئے جس طرح ان کی محبت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھی ہماری بھی محبت ہے۔

مذکورہ دلائل کی روشنی میں ہم تمام مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ملت کی ہر قسم کی فکری کج روی کو دور کرنے کے لیے تشریف لائے۔ [جیسا کہ عطاء ابن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: (وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ المِلَّةَ العَوْجَاءَ) اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کرا لے۔ (صحیح البخاری: 2125) اور یہ تنبیہ کر کے گئے ہیں کہ میری امت کے 73 گروہ ہوں گے اس میں سے صرف ایک گروہ جنت میں جائے گا باقی جہنم میں جائیں گے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! وَ تَفْتَرِقُ أُمّتِي عَلَى ثَلَاث وَ سَبْعِينَ مِلَّةً كلهم فِي النَّارِ إِلاَ مِلَّةً وَّاحِدَةً مَا أَنَا عَلَيهِ وَ أَصْحَابِي "اور میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی یہ ایک کے علاوہ سب جہنم میں جائیں گے جس پر میں اور میرے صحابہ ہوں گے۔ (صحیح الجامع: 5343)] ان کی اطاعت کرتے ہوئے ہر قسم کی گروہی تقسیم سے دور رہیں اور سلف وصالحین کے منہج کو اختیار کریں اور ہر اس نسبت سے گریز کریں جو باہمی انتشار کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر گامزن رکھے اور فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم

وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa & Scientific Research Council

لجنة الإفتاء والبحث العلمي

Board Of Heirs Of The Prophets

هيئة ورثة الأنبياء

Qur'aan College & Islamic Training Institute

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

الرقم 7 | التاریخ 16/9/2021

وہ مفتیان و مشائخ اور علماء کرام جو لجنۃ الإفتاء والبحث العلمی کی میٹنگ میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	مفتیان کرام	دستخط	نمبر شمار	مفتیان کرام	دستخط
1	مفتی حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ		2	مفتی حافظ عبد الستار حماد حفظہ اللہ	
3	مفتی حافظ محمد شریف حفظہ اللہ		4	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ	
5	مفتی غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ		6	مفتی سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ	
7	مفتی محمد شفیق مدنی حفظہ اللہ		8	مفتی قاری عبد الحلیم حفظہ اللہ	
9	مفتی عبد الغفار اعوان حفظہ اللہ		10	مفتی قاری ڈاکٹر احمد دین حفظہ اللہ	
11	مفتی عبد الغفار ریحان حفظہ اللہ		12	مفتی جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ	
13	مفتی خاور رشید بٹ حفظہ اللہ		14	ڈاکٹر عبید الرحمن محسن حفظہ اللہ	
15	ڈاکٹر محمد صارم حفظہ اللہ		16	شیخ محمد اختر صدیق حفظہ اللہ	
17	ڈاکٹر ابو یحییٰ نور پوری حفظہ اللہ		18	ڈاکٹر عزیز الرحمن حفظہ اللہ	
19	شیخ ابو بکر حنیف حفظہ اللہ		20	شیخ محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ	
21	مفتی عبد الخالق حفظہ اللہ		22	قاری خلیل الرحمن جاوید حفظہ اللہ	
23	شیخ محمد اجمل بھٹی حفظہ اللہ		24	حافظ عتیق الرحمن علوی حفظہ اللہ	
25	حافظ عطاء الرحمن علوی حفظہ اللہ		26	ڈاکٹر مطیع اللہ باجوہ حفظہ اللہ	
27	ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر حفظہ اللہ		28	حافظ عبد الماجد سلفی حفظہ اللہ	
29	شیخ اعجاز حسن حفظہ اللہ		30	حافظ ارشد محمود حفظہ اللہ	
31	قاری احمد صدیق حفظہ اللہ		32	قاری شفقت الرحمن مغل حفظہ اللہ	
33	قاری عبد الرؤف حفظہ اللہ		34	مفتی عبد الولی خان حفظہ اللہ	